اصلاحِ امت

دعوت و تبلیغ کا داعی

سلسلہ نمبر 161 | شعبان 1447ھ | 2026 فروری

# اللہ کا مہمان

ڈاکٹر مفتی نعمان نعیم

رئیس و مہتمم

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

تیار کردہ شعبہ تصنیف و تحقیق

https://www.binoria.org/ColumnNigar/JournalView

# الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ پر ایک طائرانہ نظر

(1) سنگ بنیاد : 1978ء بدست مبارک : حضرت قاری عبدالحلیمؒ

(2) مہتمم اول: مفتی محمد نعیمؒ مہتمم ثانی : مولانا محمد نعمان نعیم زید مجدہم

(3) ملکی وغیر ملکی طلباء: 4500عدد طالبات : 700عدد

(4) تعلیمی شعبہ جات:

۱۔ناظرہ وحفظ قرآن ۲۔درس نظامی ۳۔تخصص فی الفقہ ۴۔تخصص التفسیر ۵۔تخصص فی الحدیث ۶۔دارالتصنیف والتحقیق ۷۔دارالافتاء والقضاء ۸۔آن لائن اکیڈمی 9۔انٹرمیڈیٹ کالج ۸۔انفوٹیک کالجیٹ 9۔عربی،انگلش،چائنیز لینگویج،سینٹر ۱۰۔نظام مکتب۔

(5) رفاہی،سماجی،غیر نصابی شعبہ جات:

۱۔بنوریہ ویلفیئر ٹرسٹ ۲۔بنوریہ اسکلز ڈیویلپمنٹ سینٹر (BSDC)۳۔میڈیکل سینٹر ۴۔وفاق المساجد ۵۔اعانت نومسلم ۵۔اخبار المدارس ۶۔بنوریہ میڈیا ۷۔شرعیہ کنسلٹنسی ۸۔تعمیرات ۹۔ٹرانسپورٹ ۱۰۔سیکوریٹی ۱۱۔اکاؤنٹس ۱۲۔آن لائن فتاویٰ ۱۳۔اصلاحِ اعمال ۱۴۔فارن افیئرز ۱۵۔شعبہ جوازات

(6) شاخہائے جامعہ اندرون ملک:

۱۔مدرسہ تحفیظ القرآن ناظم آباد گول مارکیٹ 2۔جامعہ دراسات الاسلامیہ ناظم آباد نمبر 7 نزد عباسی شہید ہسپتال 3۔جامعہ حنفیہ اورنگی ٹاؤن کراچی 4 جامعہ عربیہ اسلامیہ کمشنر سوسائٹی اسکیم 33 ابوالحسن اصفہانی روڈ نزد مبینہ ٹاؤن تھانہ گلشن اقبال 4۔مدرسہ دارارقم گلشن اقبال کراچی 5۔مدرسہ ومسجد صدیقیہ فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر 3، 9۔جامع مسجد ومدرسہ عمر ابن الخطابؓ بلاک A.4 گلشن اقبال عقب پٹیل ہسپتال

(7) بیرون ممالک جامعہ سے ملحق ادارے:

☆ معہد تحفیظ القرآن،ملائیشیا ☆ دارالعلوم نیویارک،امریکہ ☆ لندن اسلامک سینٹر ،برطانیہ

☆ دارالعلوم الاسلامیہ،ملائیشیا ☆ مدرسہ اصحاب الصفہ،استنبول،ترکی ☆ اسلامی مرکز ٹیکساس،امریکہ ☆ بینکاک اسلامی مرکز،تھائی لینڈ

(8) اسٹاف کی تعداد: اساتذہ کرام 265،معلمات 50،شعبہ بیرون 40،ملازمین 85،کل تعداد 440

(9) جامعہ کی ذریعہ آمدن: عامۃ الناس کے چندے،مخیر حضرات کے تعاون کے علاوہ عطیات،ذکوۃ،خیرات،فدیہ صوم وصلوۃ وغیرہ

(10) ماہانہ اخراجات=/18,000,000: ،سالانہ اخراجات=/216,000,000: اکیس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے

(11) بنوریہ وژن: طلباء وطالبات کیلئے ایسا ماحول فراہم کرنا جس میں سیکھنے کے مواقع اور کوالٹی ایجوکیشن فراہم کرنے کے ساتھ مہذب اور شائستہ معاشرے کے ہر شعبہ ہائے زندگی میں تشکیل کیلئے رجالِ کار فراہم کرنا۔

(12) اپیل : آپ سے گذارش ہے کہ اپنی ہر قسم کی تسلی کرنے کے بعد کے طلباء وطالبات کا حسب استطاعت زکوٰۃ،خیرات، صدقات،صدقۃ الفطر،فدیہ صوم وصلوٰۃ ودیگر مدات میں تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

# اللہ کا مہمان

## استقبالِ رمضان:

رمضان المبارک کی آمد ایک رسمی تہوار نہیں، بلکہ ایک انقلابی عمل ہے جو ہر مسلمان کو اپنے بدن کو بھوک کا، روح کو ذکر کا اور مال کو صدقے کا عادی بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس ماہِ مقدس کے استقبال کو صرف بیرونی تیاریوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیے، بلکہ اسے تزکیۂ نفس اور روحانی اصلاح کا نقطہ آغاز سمجھنا چاہیے۔

اکابرینِ سلف نے رمضان کی تیاری کو محض علمی مباحث تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اسے اپنے عملی زندگی کا حصہ بنایا۔ ان کے معمولات آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ ذیل میں رمضان المبارک کی تیاری کا لائحہ عمل درج کیا جاتا ہے:

ا۔ شعبان کے آخری ایام میں تنہائی میں بیٹھ کر اپنے پچھلے تمام گناہوں (جھوٹ، غیبت، سود، بدنگاہی) کو یاد کریں، سچی توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگیں۔ پھر عزم کریں کہ رمضان میں آنکھ، کان اور زبان کا بھی روزہ ہو گا۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں: ”اگر کوئی شخص یہ عہد کرلے کہ وہ اس رمضان میں کوئی گناہ نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں تقویٰ کا نور پیدا فرما دیتے ہیں۔“

آپ کا ایک اور مشہور قول ہے: ''گناہ سے بچنا عبادت کرنے سے زیادہ اہم ہے۔'' اگر ایک شخص تہجد پڑھتا ہے، لیکن دن کو غیبت یا بد نظری کرتا ہے تو اس کا نفع کم اور نقصان زیادہ ہے۔ **(حیوۃ المسلمین، مولانا اشرف علی تھانویؒ / مواعظِ تھانویؒ)**

۲۔ عبادت میں مکمل یک سوئی کے لیے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں موجود اسبابِ معاصی سے اپنے آپ کو دور رکھنا ضروری ہے۔ رمضان سے پہلے ہی سوشل میڈیا اور ٹی وی کے استعمال کو کم کرنے کا منصوبہ بنانا چاہیے، تاکہ یک سو ہو کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو سکیں۔

۳۔ حقوق العباد چونکہ توبہ سے معاف نہیں ہوتے، اس لیے اگر آپ کے دل میں کسی رشتے دار کے خلاف کینہ ہے، یا کسی کا قرض دینا ہے، یا کسی کی غیبت کی ہے تو رمضان سے پہلے اسے صاف کر لیں۔

مشائخ کا معمول رہا ہے کہ اپنے مریدین کو رمضان المبارک سے پہلے خط لکھواتے تھے کہ جن جن سے ناراضگی ہے، ان سے صلح کر لو۔ **(فضائلِ رمضان)**

۴۔ استقبالِ رمضان میں ہمیں بھی یہ عزم کرنا چاہیے کہ ہم قرآن کریم کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلق استوار کریں گے، صرف تراویح میں قرآن کریم نہیں سنیں گے، بلکہ خود بھی تلاوت کا اہتمام کریں گے اور کم از کم تین قرآن کریم ضرور ختم کریں گے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عزم کریں کہ ہم قرآن کریم کو صرف پڑھیں گے نہیں، بلکہ اسے اپنے دلوں میں اتاریں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ شعبان المعظم کے شروع ہوتے

ہی وہ قرآن کریم کی طرف جھک پڑتے اور تلاوتِ قرآن حکیم کی کثرت کرتے تھے، تاکہ ماہ رمضان کی برکات حاصل کرنے کے لیے مکمل تیاری ہو جائے۔ (لطائف المعارف، ابن رجب حنبلیؒ)

دارالعلوم دیوبند کے پہلے طالب علم اور اسیرِ مالٹا، شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کا ذوقِ قرآن عجیب تھا۔ رمضان کی راتوں میں آپؒ کا حجرہ تلاوتِ قرآن کریم کی آوازوں سے گونجتا رہتا۔ آپؒ تراویح کے بعد نوافل میں قرآن کریم سننے کا اہتمام کرتے، مختلف حفاظ کی ڈیوٹیاں لگتیں کہ وہ باری باری قرآن سنائیں۔ ایک حافظ تھک کر بیٹھ جاتا تو دوسرا کھڑا ہو جاتا، لیکن ۸۰ سال کی عمر میں بھی شیخ الہندؒ پوری رات کھڑے رہتے۔ (سوانح شیخ الہند/اکابر کا رمضان)

۵۔ شعبان میں نفلی روزے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، یہ عمل جسم کو روزے کا عادی بنانے کے لیے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ شعبان المعظم میں کثرت سے روزے رکھتے تھے، یہاں تک کہ وہ رمضان کے روزوں سے مل جاتے۔ (صحیح بخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق، آپ ﷺ نے فرمایا کہ شعبان ایک ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غفلت برتتے ہیں، حالانکہ اس میں (پورے سال کے) اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اُٹھائے جائیں۔ (سنن نسائی)

۶۔ رمضان المبارک کے لیے مخصوص روحانی اہداف مقرر کرنے چاہئیں، جیسے قرآن کریم کی زیادہ تلاوت کرنا، غیر فرض نمازوں کو شامل کرنا، یا

روزانہ کی دعاؤں کو طول دینا، وغیرہ!

۷۔ روحانی تیاری کے ساتھ ساتھ جسمانی اور عملی تیاری بھی ضروری ہے، تاکہ رمضان کے فرائض اور نوافل کو مکمل نشاط کے ساتھ ادا کیا جا سکے۔ رمضان کے روزوں کے لیے جسمانی طور پر تیار رہنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے پہلے سے صحت بخش غذائیں کھانی چاہئیں اور اگر ضروری ہو تو روزے شروع کرنے سے پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کر لینا چاہیے، تاکہ طویل روزوں کے لیے جسمانی فٹنس برقرار رہے۔

۸۔ رمضان میں عبادت کے لیے وقت کی بچت اور یکسوئی پیدا کرنے کی خاطر گھریلو اور انتظامی امور کو پہلے سے مکمل کر لینا دانش مندی ہے۔ رمضان سے قبل اپنے روزمرہ کے نظام الاوقات کو مرتب کرنا چاہیے اور تہجد، ذکر، دعاؤں، سحری، نماز فجر اور تلاوت کے لیے وقت مختص کیا جائے۔ اس مہینے میں اپنے وقت کو رمضان کے مطابق ڈھال لینا چاہیے۔

۹۔ رمضان سے متعلق جتنی ضروریات ہیں اور ان کو پہلے سے خریدنا ممکن ہو تو ماہ مبارک شروع ہونے سے پہلے ہی خرید لینی چاہئیں، تاکہ رمضان کا قیمتی وقت بازاروں میں ضائع نہ ہو۔ (جامعہ بنوری ٹاؤن فتویٰ) اس میں راشن، کپڑے اور دیگر ضروری اشیاء شامل ہیں۔

۱۰۔ اسی طرح رمضان المبارک میں بھی خواتین کو اپنا سارا وقت سحر وافطار کے انتظامات کرنے میں لگانے کے بجائے سحری اور افطاری کے لیے کچھ اشیا جیسے کباب، سموسے یا دیگر منجمد (Frozen) کھانے بنا کر رکھنے چاہئیں، تاکہ سحری اور افطاری کا قیمتی وقت، جو قبولیتِ دعا کا وقت ہے،

ضائع ہونے سے بچ جائے۔

١١۔ رمضان المبارک کی عبادات کو صحیح طریقے سے ادا کرنے کے لیے ان کے احکام اور فضائل کا علم حاصل کرنا ضروری ہے:

روزے کے مقاصد کو سمجھنا اور قرآن، تفاسیر و احادیث میں رمضان کی تفصیلات، خاص طور پر روزے کے مسائل (مفسدات، مکروہات) کا مطالعہ کرنا چاہیے، تاکہ روزہ صحیح طریقے سے ادا ہو سکے۔ **(بہشتی زیور یا مسائلِ روزہ)**

١٢۔ رمضان المبارک صرف انفرادی عبادات کا مہینہ نہیں، بلکہ سماجی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور غربا و مساکین پر شفقت کا بھی تقاضا کرتا ہے۔۔

استقبالِ رمضان میں اپنی زکوٰۃ کا حساب کرنا اور غریبوں کا راشن پہنچانا ایک اہم سماجی ذمہ داری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شعبان المعظم میں اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تھے، تاکہ غریب اور مسکین لوگ روزے اور ماہ رمضان بہتر طور پر گزار سکیں۔ **(لطائف المعارف)**

## روزے کے فوائد طبّی نقطہ نظر سے:

پہلے یہ غلط فہمی عام تھی کہ روزہ رکھنے سے جسمانی کمزوری واقع ہو جاتی ہے، یا اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں، یا جسم کو کوئی ایسی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے جو نقصان پہنچاتی ہے۔ سائنسی تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ:

١۔ روزہ رکھنے سے جسم میں زہریلے مادے ختم ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ انسانی جسم میں طرح طرح کے مادے پیدا ہوتے رہتے ہیں، جن میں بعض زہریلے بھی ہوتے ہیں۔ روزے کے

نتیجے میں جسم کا پورا میٹابولزم تبدیل ہو کر ایک مختلف شکل میں آجاتا ہے اور جسم کے اندر ازالۂ سمیت (detoxification) کا عمل شروع ہو جاتا ہے، یعنی روزہ ان کو بے اثر بناتا اور خارج کر دیتا ہے،اس سے جسم کو اپنے بہت سے زہریلے مادوں سے نجات حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے، روزہ رکھنے کا یہ ایک بڑا طبّی فائدہ ہے۔

۲۔ روزہ رکھنے سے مدافعت کا نظام فعال ہو جاتا ہے اوراس فعالیت کے نتیجے میں جسم کے اندر مدافعتی نظام میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔انسان صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہتا ہے تو اس کے خون میں ایسے مدافعتی خلیے پیدا ہو جاتے ہیں جو انسان کو نہ صرف بیماریوں سے بچاتے ہیں، بلکہ اگر جسم میں بیماریاں موجود بھی ہوں تو ان کو دور کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ روزہ انسان کی قوتِ ارادی (motivation) کو بڑھاتا ہے جو لوگ قوتِ ارادی کی کمزوری کی بناپر تھکاوٹ کا شکار رہتے ہیں، دماغی اور ذہنی کمزوری میں مبتلا ہوتے ہیں، روزہ ان کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں بڑے بڑے کام کر سکیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے روزے کاجو دورانیہ مقرر کیاہے، وہ بھی سائنسی تحقیق کے مطابق انسانی جسم کی تندرستی میں بڑا کردار ادا کرتاہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بھوکا رہنے کا عمل 15 سے 18 گھنٹے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ بھوکا رہنے کا عمل اس سے طویل ہو جائے تو اس کے نتیجے میں پٹھے (muscles) کمزور ہو جاتے ہیں اور انسانی جسم کے اندر نقصان دہ سر گرمیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

۴۔ روزہ اینٹی الرجی (Anti-Allergy) عمل کو فعال کرتا ہے۔ انسانی جسم میں اس چیز کی گنجائش ہوتی ہے کہ اس میں الرجی کے اثرات ہوں، چاہے وہ غذا کی الرجی ہو، ہوا کی الرجی ہو یا مختلف الرجی پیدا کرنے والی بیماریاں، روزے سے جسم کے اندر ایسے ہارمونز خارج ہوتے ہیں جو الرجی کے عمل کو کنڑول کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں الرجی کی بیماریاں کم ہو جاتی ہیں۔

۵۔ روزہ شوگر کو کم ہونے دیتا ہے نہ بلند۔ اس لیے دنیا کے بہت سے ممالک میں جن مریضوں کی شوگر کنڑول نہیں ہوتی ان کو روزے رکھوائے جاتے ہیں۔ ان کا کھانا پینا جبراً بند کرا دیا جاتا ہے، جس سے ان کی شوگر کنڑول میں آجاتی ہے۔

۶۔ روزے کے نتیجے میں جو ہارمونز جسم میں خارج ہوتے ہیں، ان میں بالخصوص کورٹی سول (cortisol) ہارمون ہے، جس سے جسم میں ورم کم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جوڑوں کے درد اور گٹھیا (arthritis) کے مریضوں کی تکلیف روزہ رکھنے سے بہتر ہو جاتی ہے اور جن لوگوں کے پیروں پر یا جسم میں یا کسی اور جگہ ورم ہوتا ہے، یا Fluid جمع ہو جاتا ہے، ان کو بھی روزے کے نتیجے میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

۷۔ روزہ انسانی دماغ کے اندر ایک سیلف کنڑول اور ڈسپلن پیدا کرتا ہے اور انسان کو نظم و ضبط کا عادی بناتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان کی دماغی صحت بہتر ہو جاتی ہے۔ روزہ دماغ کے اندر سیروٹونین (serotonin) ہارمون جو نیوروٹرانسمیٹر ہے، کی سطح کو بڑھاتا ہے، جس سے ڈپریشن سے

نجات ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو مستقل دردِ سر کی بیماری، گھبراہٹ اور ڈپریشن رہتا ہو، ان کی تمام تکالیف روزے کی وجہ سے دور ہو جاتی ہیں۔

۸۔ روزہ نیند کو بہتر بناتا ہے۔ نیند نہ آنے کی بیماری عام ہے اور اکثر لوگ بے خوابی کی شکایت کرتے ہیں، لیکن جو لوگ روزہ رکھتے ہیں ان کی نیند بہتر ہو جاتی ہے۔

۹۔ جن لوگوں کو کسی قسم کے نشے کی بیماری ہو، روزہ اُن کے جسم کے اندر ایسے ہارمونز خارج کرتا ہے جن سے انسان میں ذہنی طور پر یہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ نشے کی طلب کو کنڑول کر سکے اور اس عادت سے نجات حاصل کر سکے۔

۱۰۔ روزہ حسِ ذائقہ کو بہتر کرتا ہے۔ بعض اوقات لوگ شکایت کرتے ہیں کہ زبان میں ذائقہ باقی نہیں رہا، کھانے کا مزہ محسوس نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زبان کے اندر ذائقے کی حس (taste buds) ہوتی ہے جو غیر فعال ہو جاتی ہے یا اس کے اندر ایسی تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں کہ غذا کا ذائقہ محسوس نہیں ہو پاتا۔ روزے ہیں مسلسل بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے ذائقے کی یہ حس دوبارہ فعال ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ دانتوں کے امراض کے ماہرین (Dentists) کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے والوں میں دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض کم ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ روزہ انسان کی جلد اور بینائی کو بھی بہتر کرتا ہے۔ روزہ جلد کو پھٹنے سے بچاتا، آنکھوں کو روشن کرتا اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔

## روزے کی فرضیت واہمیت:

روزے کی فرضیت پر ایمان لانے کا حکم ہے یہاں تک کہ اگر کوئی روزے کی فرضیت پر ایمان نہیں رکھتا تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر رمضان المبارک کے پورے مہینے کے تمام دنوں کے روزے رکھنا فرض اور ضروری ہیں۔ البتہ ہر وہ عورت جس کو ایام حیض یا ایام نفاس سے اس مبارک مہینے میں واسطہ پڑے اس کے لیے رمضان المبارک کے مکمل ہو جانے کے بعد چھوڑ جانے والے روزوں کی قضا ضروری اور لازمی ہے۔ رمضان المبارک کے ہر روزے کے لیے الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے، نیت چاہے رات میں کرلے یا آدھا دن گزرنے سے پہلے کرلے۔ نیت کے لیے زبان سے کہنا ضروری نہیں، بلکہ محض دل سے ارادہ کرلینا کافی ہے، حتیٰ کہ روزے کے لیے سحری کھانا بھی نیت کے درجے میں ہے۔

مسئلہ: جس شخص پر غسل واجب ہو مگر سحری سے پہلے غسل نہ کر سکے تو ایسا شخص روزے کی نیت کر کے روزہ بلا کراہت رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے رمضان کی راتوں میں سے کسی رات میں تراویح پڑھی ہی نہ ہو تو ایسا شخص اگلے دن کا روزہ رکھ لے، اس لیے کہ تراویح ایک مستقل اور علیحدہ عبادت ہے جو رات کے اوقات میں کی جاتی ہے اور روزہ ایک مستقل اور علیحدہ عبادت ہے جو دن کے اوقات میں کی جاتی ہے، ان کا آپس میں کوئی لازمی تعلق نہیں ہے اور یہ آپس میں ایک دوسرے پر جواز یا عدم جواز کی حیثیت سے اثر انداز بھی نہیں ہوتیں۔

مسئلہ: شریعت نے مختلف اعذار کو تسلیم کرتے ہوئے شرعی معذوروں کو

روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن ان رہ جانے والے روزوں کو رمضان المبارک کی تکمیل کے بعد قضا کی صورت میں رکھنے کا تاکیدی حکم بھی دیا ہے۔ اور زندگی میں قضا نہ کرسکے تو مرتے وقت ان کے مالی فدیہ کی وصیت کرنے کا حکم دیا ہے۔ متعلقین مرنے والے کے ترکے کے ایک تہائی حصے میں سے پورا کرنے کے پابند ہوتے ہیں، ان اعذار کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱ ایسا مریض (مرد و عورت) جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور آئندہ بھی اس کی صحت یابی کی امید نہ ہو۔

۲ ایسی عورت جو حاملہ ہو یا نوزائیدہ بچے کو دودھ پلا رہی ہو اور روزہ رکھنے کی صورت میں خود اُسے یا بچے کو یا دونوں کو نقصان پہنچنے کا یقینی خدشہ ہو۔

۳ ایسے اشخاص جنہیں رمضان المبارک کے مہینے میں سفر درپیش ہو چاہے وہ سفر دینی ہو یا دنیاوی، نیز روزہ رکھنے کی صورت میں سفر کے مقاصد پورا ہونے میں کوئی حرج یا نقصان ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔

۴ ایسے اشخاص جو عمر کے اس حصے میں ہوں کہ ہوش و حواس باقی ہونے کے باوجود روزہ کی مشقت کو برداشت نہ کرسکتے ہوں۔

شریعت کی اصطلاح میں سحری اس عمل کو کہتے ہیں جس میں رات سونے کے بعد اُٹھ کر صبح صادق کا وقت شروع ہونے سے قبل روزہ رکھنے کے لیے کچھ کھایا پیا جاتا ہے۔ ہر روزے دار کو اس کے اپنے علاقے، صحت اور موسم کے اعتبار سے ہر قسم کے کھانے، پینے کی جائز اور حلال نعمتوں کے استعمال کا اختیار دیا گیا ہے جس میں بدن کو غذا پہنچانے والی عمومی نعمتیں اور بدن کو

تقویت پہنچانے والی خصوصی نعمتیں بھی شامل ہیں البتہ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھایا جائے کہ سارا دن طبیعت میں گرانی رہے۔ شریعت نے سحری کو نہ صرف برکت کا کھانا کہاہے بلکہ اس کو ثواب کی چیز بھی بنادیا ہے یعنی سحری کھانے پر اجر بھی دیا جاتا ہے نیز ایک روایت کے مطابق خود حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ **(مسند احمد جلد 3 صفحہ 44)**

مسئلہ: روزہ رکھنے کے لیے سحری کھانا نہ فرض ہے اور نہ ہی واجب، بلکہ صرف اور صرف مسنون ہے، کیونکہ سحری سو کر اٹھنے کے بعد کھائی جاتی ہے، اس لیے صبح صادق سے اتنی دیر پہلے اٹھنا بہتر ہے کہ اطمینان کے ساتھ سحری کھائی جاسکے، البتہ اتنی تاخیر نہیں ہونی چاہیے کہ سحری کے وقت کے ختم ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو جائے، ہمارے علاقوں میں عموماً سارا سال فجر کی اذانیں وقت ہو جانے کے باوجود تاخیر سے دی جاتی ہیں اور رمضان المبارک میں بھی احتیاطاً صبح صادق کے بعد چند لمحات کی تاخیر کی جاتی ہے لہٰذا اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے کہ سحری کا وقت صبح صادق ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے، جو لوگ سحری کا وقت اذان فجر تک سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں اور ان کا روزہ شروع ہی نہیں ہوتا۔ ہمارے یہاں لاؤڈ اسپیکر اور سائرن وغیرہ کے ذریعے بھی سحری کے ختم ہونے کا اعلان ہوتا ہے، احتیاطاً اس اعلان سے دو تین منٹ قبل ہی سحری ختم کر دینی چاہیے، اس لیے کہ گھڑیوں کے اوقات میں بھی آپس میں کچھ نہ کچھ اختلاف ہو سکتا ہے۔ سحری اگر کسی دن نہ کھائی جا سکی ہو تو بغیر سحری کے روزہ رکھنا پڑے گا۔ بغیر سحری کے روزہ چھوڑنا پست ہمتی ہی نہیں، گناہ کا

کام بھی ہے۔ اگر سحری کا وقت ابھی باقی ہے اور کسی نے روزہ رکھنے کی نیت کرلی ، اب پھر اسے دوائی یا کسی چیز کے کھانے کی خواہش ہوئی تو سحری ہونے سے پہلے پہلے تک کھا سکتا ہے۔

روزے کے مکمل ہونے پر عین مغرب کے وقت جس چیز سے کھانے پینے کی ابتدا کی جاتی ہے اسے افطاری کہتے ہیں۔ شریعت نے افطار کے لیے کھجور اور زم زم سے ابتدا کرنے کو افضل قرار دیا ہے ،اپنے اپنے علاقوں اور موسم کے اعتبار سے مفید اشیاء کے استعمال کی اجازت دی ہے۔شریعت نے افطار میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ غروب آفتاب کے بعد ہی کا وقت ہے اور اس کے لیے ہمارے زمانے میں اگرچہ سحری اور افطار کے نقشے شائع ہوتے ہیں لیکن گھڑیوں کے اوقات میں باہمی فرق کی وجہ سے افطار کرنے میں احتیاطاً چند لمحات کی تاخیر کی جانی چاہیے ۔ نوٹ : سحری اور افطاری دونوں اوقات میں اپنی ذات کے لیے اہتمام باعث برکت واجر ہے اور دوسروں کے لیے سحری افطاری کا انتظام کرنے والے کو روزے دار کے اجر میں کمی کیے بغیر روزے کا مکمل ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ نادار، غریب اور مسکین روزے داروں کے لیے بطور خاص سحری وافطاری کا اہتمام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

## جن کاموں سے روزہ نہیں ٹوٹتا :

☆ بھول کر کھانے پینے یا صحبت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ : کسی توانا آدمی کو بھول کر کھاتا پیتا دیکھیں تو مطلع کرنا چاہیے ،اور اگر کسی عمر دراز یا کمزور شخص کو روزے کی حالت میں کھاتے پیتے دیکھیں تو سکوت اختیار کرنا چاہیے۔

☆ کسی بھی چیز کو صرف چبانے یا اس کا ذائقہ چکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا یہاں تک کہ اس کو نگل نہ لے، نگلنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ کلی کرنے کے بعد منہ میں جو تری باقی رہ جاتی ہے، اگر اس کو تھوک کے ساتھ نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ آٹے کا غبار، گرد (Dust) یا دھواں وغیرہ بلاارادہ منہ میں داخل ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ جسم میں تیل لگا یا اور مسامات سے تیل کا اثر جسم کے اند پہنچا تو اس کا روزے پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ غرضیکہ روزے کی حالت میں جسم کے کسی بھی حصے پر تیل لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ قے یعنی الٹی ازخود ہوئی، زیادہ ہو یا کم، بہر صورت اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: قے یعنی الٹی جان بوجھ کر کی، لیکن اس کی مقدار منہ بھر (منہ بھر کے کا مطلب یہ ہے کہ اسے بلا تکلف نہ روکا جاسکے) سے کم تھی، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ قصداً قے یعنی الٹی کی اور وہ بھی منہ بھر تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: بلغم کی قے سے کسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے قصداً منہ بھر کے کرے۔

مسئلہ: ناک میں بلغم تھا، اسے حلق کی جانب کھینچ لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ کان میں پانی چلا جائے یا قصداً ڈالا جائے، دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ روزے کی حالت میں کان میں دوائی ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ انجیکشن سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن اگر ایسا انجکشن ہو جس کے ذریعے دوا براہِ راست دماغ یا معدہ تک پہنچتی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔(**بدائع الصنائع**)

☆ اگر عورت کا چہرہ یا شرم گاہ دیکھے، یا اس کا خیال کرے اور اِنزال ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ اگر دانتوں میں چنے کے دانے سے کم مقدار میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو اور اُسے نگل جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ اگر چنے کی مقدار یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ دانت سے خون نکلا اور تھوک سے کم تھا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ آنکھوں میں دوا یا سرمہ لگانے سے (اگرچہ ذائقہ حلق میں محسوس ہو یا تھوک میں رنگ دکھائی دے) روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ حلق میں بلااختیار گرد و غبار یا مکھی، مچھر یا کسی قسم کے دھوئیں کا چلے جانا۔ لیکن اپنے ارادے سے حلق میں دھواں پہنچایا تو روزہ ٹوٹ جائے گا ،مثلاً: جلتی سگریٹ اور حقہ وغیرہ کا دھواں لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ روزے کی حالت میں سوتے ہوئے بدخوابی کی وجہ سے غسل واجب ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ نکسیر پھوٹنے سے (اگرچہ اس کا اثر تھوک میں بھی ظاہر ہو لیکن اس کو پیٹ میں نہ لے جائے۔) روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ منہ میں موجود تھوک یا ناک کے اندر آنے والی ریزش، ناک سے پانی

بہنے کا مرض، نزلہ، زکام، خود بخود حلق میں اتر جائے یا اسے روزے دار خود اتار لے، دونوں صورتوں میں اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں البتہ تھوک جمع کر کر کے اسے پی جانا مکروہ ہے۔

☆ کسی بھی مقصد کے لیے جسم سے خون نکالنا یا کسی چوٹ وغیرہ کے سبب جسم کے کسی بھی حصے سے خون کا نکلنا۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: جسم کے کسی ظاہری حصے میں زخم ہو اور اس پر دوا لگانے کا اثر دماغ یا پیٹ تک نہ پہنچتا ہو تو، روزہ دار ان زخموں کا علاج کرا سکتا ہے۔

مسئلہ: ضرورتاً روزہ دار اپنا خون چیک کرا سکتا ہے اور کسی دوسرے مریض کو اپنا خون نکال کر عطیہ بھی کر سکتا ہے۔ یہ عمل روزے پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں خون نکلوانا مفسدِ صوم نہیں، البتہ اگر خون نکلوانے سے ایسے ضعف کا خطرہ ہو کہ روزہ کی طاقت نہ رہے گی، تو اس صورت میں مکروہ ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

مسئلہ: روزے کی حالت میں خون نکال کر ٹیسٹ کرانے سے روزہ فاسد نہ ہو گا۔ (فتاویٰ عالمگیریہ، فتاویٰ قاضی خان)

☆ غسل کرنا، کپڑا بھگو کر سر یا بدن پر لپیٹنا یا ڈالنا، جسم کے کسی حصے پر برف رکھنا۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ روزے دار ماں کا اپنے یا رضاعی بچے کو دودھ پلانا۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ منہ صاف کر لیا لیکن اس کے باوجود صرف پان کی سرخی یا دوائی کا ذائقہ منہ میں موجود ہو تو اس سے روزے میں فرق نہیں آتا۔

☆ ایسی آکسیجن دینا جو خالص ہو اور اس میں ادویات کے اجزا شامل نہ ہوں۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر آکسیجن ہیں ادویات کے اجزا شامل ہوں تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ کسی زہریلی چیز کا ڈسنا، مرگی وغیرہ کا دورہ پڑنا۔ اس سے روز نہیں ٹوٹے گا۔

☆ روزے کی حالت میں اگر دانت نکلوانے یا مصنوعی دانت لگوانے یا دانتوں کی اصلاح کی اشد ضرورت پیش آجائے تو اس حالت میں علاج کرایا جاسکتا ہے بشرطیکہ دانتوں میں لگنے والی دوا حلق سے نیچے نہ اترے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں مسواک کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے، جہاں تک روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ، ماؤتھ واش، لسٹرین، گلے کے ڈراپس اور گلیسرین وغیرہ استعمال کرنے کا تعلق ہے تو اگر ان چیزوں کے استعمال سے ان کے کچھ اجزا لعاب میں شامل ہوکر حلق میں چلے جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لیے ان سے اجتناب کیا جائے اور رات کو ان کا استعمال کیا جائے۔ **(جواہر الفقہ)**

مسئلہ: روزے کی حالت میں داڑھ نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ خون حلق میں نہ گیا ہو۔

☆ سردی کے ایام میں ہاتھ، پیر یا ہونٹ وغیرہ پھٹ رہے ہوں تو روزے کی حالت میں جسم کے کسی بھی بیرونی حصے پر ویزلین یا کوئی اور مرہم وغیرہ لگانے سے روزے میں فرق نہیں آتا۔

مسئلہ: جلد پر ملی جانے والی کسی بھی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ **(فتاویٰ ابن تیمیہؒ)**

☆ دمہ کے مریضوں کے لیے اسپرے (انہیلر وغیرہ) کی ضرورت پڑتی

ہے، اگر انہیلر صرف وکس کا ہو تو اس کے استعمال سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، البتہ اس میں کوئی دوا بھی شامل ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں جامعہ دارالعلوم کراچی کا تازہ فتویٰ ملاحظہ فرمایئے جو شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ کے دستخطوں سے جاری ہوا ہے: "واضح رہے کہ فقہائے کرامؒ نے روزہ ٹوٹنے کا معیار یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر کسی مفتر کو عمداً یعنی جان بوجھ کر منفذ معتبر (جیسے: منہ) سے قصداً گیا جائے اور وہ جوفِ معتبر (جیسے: پیٹ) میں داخل بھی ہو جائے اور وہاں ٹھہر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ وکس انہیلر کے بنیادی اجزاء (پودینہ، کافور، میتھائل سالیسلیٹ اور مینتھول) کو ایک چھوٹی سی پلاسٹک کی ڈبیا میں بند کر دیا جاتا ہے۔ سونگھتے وقت یہ کیمیکل ناک میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ وہ ڈبیا میں بند رہتے ہیں، البتہ ان کی صرف خوشبو ناک میں داخل ہوتی ہے۔ وکس انہیلر کا مشاہدہ کرنے اور اس کا بغور جائزہ لینے سے واضح ہوا کہ وکس انہیلر کو ناک کے نتھے پر رکھ کر سونگھنے سے اس کے اجزاء میں سے کسی بھی قسم کے ذرات انہیلر سے علیحدہ ہو کر ناک مین نہیں جاتے اور نہ کوئی بھاپ اٹھتی ہے جو ناک میں داخل ہو، بلکہ ایک تیز ٹھنڈی خوشبو ہوتی ہے جو ناک کے ذریعے گلے تک محسوس ہوتی ہے، لہٰذا بلا ضرورت اس کا استعمال تو کراہت سے خالی نہیں، لیکن علاج کے لیے روزہ کے دوران اسے سونگھنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ البتہ انہیلر کی دوسری قسم (MDIS VENROLIN) میں منہ کے ذریعے جانے والے دواء کے ذرات اطباء اور فارماسٹ کے مطابق یقینی طور پر صرف پھیپڑوں میں نہیں ، بلکہ پیٹ میں بھی جاتے ہیں، لہٰذا ایسے انہیلر (دواء کے بھپالوں) کو روزہ کی

حالت میں استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہو گا، تاہم اس انہیلر کو سانس کی بحالی کے لیے بوقتِ ضرورت لینے سے صرف ایک روزہ کی قضاء لازم ہو گی، کفارہ واجب نہیں ہو گا۔"

## جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے:

۱ روزے کی حالت میں دانتوں کی صفائی کے لیے مسواک کے علاوہ کسی بھی چیز کے استعمال کو مکروہ اور ناپسندیدہ بتلایا گیا ہے، مثلاً ٹوتھ پیسٹ، منجن، مِسّی (ایک قسم کا منجن جسے عورتیں بطور سنگھار استعمال کرتی ہیں)، دنداسہ اور کوئلہ وغیرہ (واضح رہے کہ مذکورہ بالا اشیاء میں سے کسی شے کو استعمال کرتے ہوئے اس کا کوئی ذرّہ حلق سے نیچے اُتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔) **(فتاویٰ شامی جلد 2 صفحہ 416)**

۲ روزے کی حالت میں کوئی بھی چیز بغیر کسی حاجت کے منہ میں رکھ کر چباتے رہنا یا چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے اس سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا لیکن بلاضرورت ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے، اگرچہ ضرورت کے موقع پر بیوی یا ماں کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔ **(فتاویٰ شامی جلد 2 صفحہ 416)**

۳ غیبت، چغلی، جھوٹ، بہتان تراشی، بے جا غصّہ، فحش باتیں کرنا، کسی کو تکلیف پہنچانا، باہم ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا جھگڑنا، ایک دوسرے سے گالم گلوچ کرنا یا ویسے ہی کسی جاندار یا بے جان کو گالی وغیرہ دینا عام حالات میں بھی حرام ہے، ان سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ **(فتاویٰ شامی جلد 2 صفحہ 412)**

۴ فلم، ڈرامہ، ٹیلی ویژن، جس میں نامحرموں کو دیکھنا بالکل ظاہر ہے، یقینی طور پر ایسے تمام کام روزوں کو ثواب کے اعتبار سے کم کر دیتے ہیں۔(**آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 صفحہ 386**)

۵ دانتوں کے درمیان اَٹکا ہوا گوشت کا ریشہ یا کوئی چیز جو چنے کی مقدار سے چھوٹی تھی اسے (منہ سے باہر نکالے بغیر) نگل لینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔(**فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 202**)

٦ روزے کی حالت میں کسی بھی چیز کا (چاہے وہ غذا یا دوا ہو یا مفید اور مضر ہو) جسم کے کسی بھی ایسی جگہ سے جہاں سے براہ راست وہ چیز دماغ یا معدے تک پہنچ جاتی ہو استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (مثلاً منہ، ناک، کان اور پیشاب یا پاخانے کا مقام، سَر یا پیٹ پر زخم، جسم میں یہ وہ راستے ہیں جن کے ذریعے سے استعمال کی ہوئی چیز معدے یا دماغ تک براہِ راست پہنچ سکتی ہے، روزے کی حالت میں ایسی کسی بھی جگہ پر کوئی ایسی دوا یا غذا استعمال کی جائے روزہ ٹوٹ جائے۔) (**بدائع الصنائع جلد 2 صفحہ 93**)

ے روزے دار کے ذہن میں یہ بات واضح طور پر ہو کہ میں روزے سے ہوں (یعنی اسے اپنا روزہ بھولا ہوا نہ ہو) ایسی صورت میں وضو کرتے ہوئے یا نہاتے ہوئے یا ان دونوں کاموں کے علاوہ بھی ناک یا منہ میں پانی ڈالتے ہوئے غیر ارادی طور پر خود بخود وہ پانی حلق سے اندر اتر جائے تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔(**فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 202**)

۸ دانتوں میں لگا ہوا گوشت کا ریشہ یا کوئی اور چیز جو چنے کی مقدار سے بڑی تھی

اسے منہ سے باہر نکالے بغیر نگل لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔اگر منہ سے باہر نکال لیا پھر اس کو کھالیا تو خواہ وہ چیز چنے کی مقدار سے چھوٹی ہو تب بھی اس کے کھانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔) **(فتاویٰ شامی جلد2 صفحہ396)**

۹ روزے دار کے منہ کے اندر خون یا پیپ رِس رہا ہو اور اس کی مقدار منہ میں موجود لعاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور وہ خون یا پیپ حلق سے اندر اُتر جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ **(فتاویٰ عالمگیری جلد1 صفحہ 203)**

۱۰ کسی طرح سے خود لذتی کر کے غسل واجب کر لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ **(البحر الرائق جلد2 صفحہ 272)**

۱۱ اگر کوئی روزے دار یہ سمجھتے ہوئے کہ بدخوابی (احتلام) کی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا ہے اور وہ کھا پی لے تو اس کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ **(فتاویٰ شامی جلد2 صفحہ 401)**

۱۲ کسی عذر کی وجہ سے روزے کی تکمیل کے وقت سے پہلے اگر کچھ کھاپی لیا جائے تو اس دن کا وہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے یعنی اُس روزے کو دوبارہ رکھنا ہو گا۔ **(فتاویٰ عالمگیری جلد1 صفحہ 207)**

۱۳ اگر کوئی روزے دار یہ سمجھ کر کہ افطار کا وقت ہو گیا ہے کھانا پینا شروع کر دے تو وہ روزہ نامکمل ہونے کی وجہ سے ٹوٹ جائے گا اور اسے بھی دوبارہ رکھنا ہو گا۔ **(فتاویٰ شامی جلد2 صفحہ 405)**

۱۴ روزے دار کی آنکھوں سے روزے کی حالت میں آنسو نکل کر منہ میں داخل ہو گئے یا پیشانی اور چہرے پر آنے والے پسینے کے قطرے کثیر مقدار میں روزے کی حالت میں منہ میں داخل ہو جائیں اور ان کی نمکیات محسوس

ہونے لگیں اور روزے دار نے انہیں حلق سے اُتار لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ **(فتاویٰ شامی جلد 2 صفحہ 404)**

۱۵ اگر کسی روزے دار کو کسی ظالم یا حاکم نے اپنے جبر کے ذریعے سے روزہ توڑنے پر مجبور کر دیا اور روزے دار نے وہ روزہ توڑ دیا تو وہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس روزے کو دوبارہ رکھنا ہو گا۔ **(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 202)**

۱۶ روزے دار یا اس کے معالج نے تیل پانی یا کسی اور دوا سے تَر ہوئی انگلی شرم گاہ میں داخل کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ **(فتاویٰ شامی جلد 2 صفحہ 397)**

۱۷ روزے کی حالت میں اگر کسی خاتون کو حیض یا نفاس کا خون جاری ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس روزہ کی بعد میں قضا کرنا واجب ہے، اگرچہ سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے ہی یہ حالت پیش آئی ہو اور خواہ فرض روزہ ہو یا نفل۔ **(البحرالرائق جلد 1 صفحہ 199)**

۱۸ روزے کی حالت میں بواسیر کے مسّوں کے زخم پر مرہم یا تیل لگانا منع ہے۔ اگر دوا یا تیل اس حد تک پہنچ جائے جہاں سے معدہ اس کو جذب کر لیتا ہے یا وہ خود معدے میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ **(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 204)**

۱۹ پاخانے کے وقت بواسیر کے مسّے باہر آجاتے ہیں تو استنجاء کرنے کے بعد ان کو خشک کر کے اندر چڑھایا جائے۔ ورنہ پانی اندر جانے کی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ **(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 204)**

۲۰ کوئی شادی شدہ جوڑا روزے کی حالت میں روزہ یاد ہونے کے باوجود حقوق زوجیت ادا کرے تو دونوں کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ **(البحرالرائق جلد 2**

صفحہ 297)

نوٹ: روزہ توڑ دینے والی صورتوں میں سے دو صورتیں ایسی ہیں جن کے پائے جانے کی صورت میں قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ وہ صورتیں ہیں:

(۱) جان بوجھ کر حلق سے کوئی چیز اُتار لینا

(۲) جان بوجھ کر میاں بیوی کا حقوق زوجیت ادا کرلینا۔

## فوت شدہ روزوں کی قضا اور فدیہ:

جس شخص نے سفر یا بیماری کی وجہ سے روزے نہ رکھے ہوں، اس پر ان روزوں کی قضا واجب ہے۔ قضا چاہے آئندہ رمضان سے پہلے کرلے یا اس کے بعد، بہر صورت صرف قضا ہی واجب ہوگی، تاخیر کی وجہ سے فدیہ واجب نہیں ہوگا، قضا کے بجائے فدیہ ادا کرنا بھی کافی نہیں ہوگا۔ اگر کسی شخص کے اوپر روزوں کی قضا واجب تھی اور وہ قضا نہ کر پایا، یہاں تک کہ اس کی موت ہوگئی، یا بڑھاپا اس قدر بڑھ گیا کہ روزہ رکھنے کے لائق بالکل نہ رہا، تو ایسی صورت میں فدیہ ادا کرنا جائز ہے۔ فدیہ کی مقدار ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ ہر روزے کے بدلے کسی مسکین کو دو وقت آسودگی کے ساتھ کھانا کھلادے۔ کھانا کھلانے کے بجائے غلہ دینا چاہے تو صدقۃ الفطر کی مقدار دے دے۔

نوٹ: کوئی شخص اتنا بوڑھا ہوجائے کہ روزے کی بالکل طاقت نہ رہے، یعنی سردی کے دنوں میں بھی وہ روزے کی قضا نہ کرسکے، اور وقفے وقفے سے بھی روزے نہ رکھ سکتا ہو تو فدیہ ادا کرے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص گرمی میں تو روزے نہیں رکھ سکتا، لیکن سردی میں قضا کرسکتا ہے، یا لگاتار تو نہیں

رکھ سکتا لیکن وقفے وقفے سے رکھ سکتا ہے تو اس کے لیے فدیے کا حکم نہیں، بلکہ اسے روزوں کی قضا ہی کرنی ہو گی۔

مسئلہ : مرنے والے کے ایک تہائی ترکہ سے قضا روزوں کا فدیہ دینا لازم ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو یا ایک تہائی وصیت سے تمام روزوں کا فدیہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو اس کے ورثا اپنی طرف سے فدیہ دے سکتے ہیں، تاہم ورثا پر فدیہ ادا کرنا لازم نہیں ہے۔(فتاویٰ شامی 2 صفحہ 72)

## فوت شدہ روزوں کا کفارہ:

جان بوجھ کر روزہ یاد ہونے کے باوجود روزہ رکھ کر رمضان المبارک کا روزہ توڑ دینے سے کفارہ واجب ہوتا ہے۔روزے کا کفارہ یہ ہے کہ :

۱ دو ماہ مسلسل روزے رکھے۔

۲ روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔اگر مختلف اوقات میں کھانا کھلائے تو یہ ضروری ہے کہ پہلے وقت جن فقرا کو کھلایا ہو، دوسرے وقت بھی انہی کو کھلایا جائے۔اگر ایک ہی محتاج کو ساٹھ دن کھلا دے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔کھانا کھلانے کی صورت میں ضروری ہے کہ جب تک وہ خوب پیٹ بھر کر کھانا نہ کھالیں،ان کو کھانے سے نہ اٹھایا جائے۔

۳ بجائے کھانا کھلانے کے ہر محتاج کو صدقۃ الفطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت ادا کر دے،تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ : روزے کا کفارہ شبہ کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ : اگر کسی پر روزے کے کفارے ہیں اور وہ اسی سال ان کو ادا نہ کر سکا ہو تو

تاخیر کی وجہ سے کفارہ دُگنا یا تین گنا نہیں ہو جاتا؛ لیکن کفارے کی ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اور جتنی جلد ہو سکے کفارہ ادا کر دینا چاہیے۔

## روزے کے جدید مسائل:

مسئلہ: روزے کی حالت میں انڈوسکوپی کرانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس روزے کی قضا لازم ہو گی، کیونکہ انڈواسکوپی میں پیٹ، آنتوں اور دل وغیرہ کے معائنے کے لیے کیمرہ استعمال کرتے وقت عام طور پر کیمرے پر منہ کے راستے سے پانی وغیرہ ڈالا جاتا ہے، تاکہ کیمرہ گلے سے گزر کر بدن کے متعلقہ حصے پر پہنچنے تک کیمرے پر بدن کی جو اندرونی رطوبات لگ گئی ہوں، وہ صاف ہو جائیں۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں انجیو گرافی کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ انجیو گرافی ران کی رگ میں تار ڈال کر کی جاتی ہے، اور رگ کے ذریعے جسم میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: ای ٹی ٹی (ETT) ایک ٹیوب ہوتی ہے جو آکسیجن دینے کے لیے منہ کے ذریعے سانس کی نالی میں ڈالی جاتی ہے، اس میں کبھی دوا ڈالی جاتی ہے اور کبھی نہیں ڈالی جاتی، لہٰذا اس کے استعمال کے وقت اگر اس میں دوا یا پانی وغیرہ ڈالا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن اگر اس کے ذریعے صرف آکسیجن دی جائے جس میں کوئی دوا شامل نہ ہو اور کوئی دوا یا پانی وغیرہ نہ دیا جائے، تو ایسی صورت میں ای ٹی ٹی کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: مرد کی پیشاب کی جگہ میں نلکی ڈالنے سے مطلقاً روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: عورت کی پیشاب کی جگہ میں اگر خشک نلکی ڈالی جاتی ہو تو اس سے روزہ

نہیں ٹوٹے گا۔ کیونکہ عورت کی شرم گاہ اور معدہ اور آنتوں کے درمیان راستہ نہیں ہے، اس لیے خواتین کی شرم گاہ میں دوائی رکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ تاہم احتیاط اسی میں ہے کہ عورت دوائی دن میں نہ رکھے ،رات کو رکھے۔

مسئلہ: ریض کی رگ میں فوری اثر کرنے والا انجکشن لگاکر مخصوص مدت کے لیے بیہوش کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں حجامہ کروانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ اگر روزے کی حالت میں حجامہ کروانے کی صورت میں کمزوری لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ عمل مکروہ ہوگا۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں ڈائیلاسس کرانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ ڈائیلاسس کی دو شکلیں ہیں۔

(۱) ڈائیلاسس کی ایک شکل یہ ہوتی ہے کہ بدن کے اندر کا خون مشین اپنے اندر کھینچ کرلے لیتی ہے، پھر اسی خون کو صاف کرتی ہوئی دوسری طرف سے بدن کے اندر داخل کرتی جاتی ہے، اور یہی شکل عام طور پر رائج ہے۔

(۲) ڈائیلاسس کی دوسری شکل یہ ہوتی ہے کہ بدن کی کھال کاٹ کر اس کے اندر ایک تھیلی جیسی رکھ دی جاتی ہے، تھیلی کے پائپ کا منہ بدن کے باہر ہوتا ہے، اور پائپ کے منہ کے ذریعے اس تھیلی کے اندر کیمیکل ڈال دیا جاتا ہے، پھر بارہ گھنٹے کے اندر یہ کیمیکل خون کے خراب مادے کو اپنے اندر جذب کرتا جاتا ہے اور بارہ گھنٹے بعد یہ کیمیکل (جس نے خراب مادے کو اپنے اندر جذب کرلیا ہوتا ہے) اسی پائپ کے راستے سے نکال

لیا جاتا ہے، پھر اسے نکالنے کے بعد نیا کیمیکل اس میں ڈال دیا جاتا ہے، اور یہ کیمیکل بارہ گھنٹوں میں اپنا کام کرتا ہے۔ ڈائیلاسس کی دونوں شکلیں جائز ہیں، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ قاسمیہ)

مسئلہ: دل کی بعض بیماریوں کے لیے طبیب حضرات ٹکیوں کا نسخہ دیتے ہیں، یہ ٹکیاں زبان کے نیچے رکھی جاتی ہیں اور فوراً منہ میں تحلیل ہو جاتی ہیں، ایسا کرنے سے مریض کو راحت محسوس ہوتی ہے۔ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس لیے کہ قصداً اُن کا ذائقہ حلق کے نیچے اتارا جاتا ہے۔ تاہم اس کا اثر زبان تک ہی محدود رہے اور حلق سے نیچے نہ اترے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس صورت میں یہ کلی کی طرح ہوگا کہ جس طرح کلی سے پانی کا اثر معدے میں حلول نہیں کرتا، ٹھیک اسی طرح ٹکیہ کا اثر بھی معدے میں حلول نہ کرے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: بعض ہومیو پیتھک دوائیں صرف سونگھی جاتی ہیں، ان کو کھایا پیا نہیں جاتا اور سونگھنے یا زبان پر ٹپکانے سے ان کا کوئی جز بدن کے اندر منتقل نہیں ہوتا، لہٰذا ایسی دواؤں کے سونگھنے سے یا خارجی استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اگر ہومیو پیتھک کی دوا ایسی ہو جس کا اثر دماغ یا معدے تک پہنچتا ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں آپریشن کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، کیونکہ عام طور پر آپریشن میں کوئی چیز معدے میں نہیں جاتی۔ (فتاویٰ قاسمیہ، محقق ومدلل جدید مسائل)

مسئلہ: بائی پاس آپریشن اور ہر ایسا آپریشن جو کہ پیٹ یا دماغ کے علاوہ ہاتھ پاؤں

وغیرہ کا ہو، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ ان میں پیٹ یا دماغ تک کسی چیز کے پہنچنے کا امکان نہیں ہوتا، البتہ اگر آپریشن افطاری کے بعد تک مؤخر کیا جاسکتا ہو تو روزے کی حالت میں آپریشن نہ کرانا بہتر ہے، کیونکہ اس میں خون وغیرہ نکلنے کی وجہ سے ضعف لاحق ہوگا جس سے روزہ توڑنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ **(نجم الفتاویٰ)**

مسئلہ: روزے کی حالت میں لینس (Lans) لگوانا جائز ہے۔ **(رمضان اور جدید مسائل)**

مسئلہ: روزے کی حالت میں پھیپھڑے سے پانی نکلوانا جائز ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ پھیپھڑے سے پانی نکالنے کے عمل میں معدے کا کوئی واسطہ نہیں، اس سے معدے اور پھیپھڑے میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی، بلکہ اس سے نکالی جاتی ہے۔ **(فتاویٰ قاسمیہ، محقق ومدلل جدید مسائل)**

مسئلہ: اگر معدے وغیرہ کے ٹیسٹ کے لیے حلق یا ناک کے راستے سے دوربین والی نلکی ڈالی گئی، جس میں کوئی دوا یا چکناہٹ شامل نہ تھی اور اس کا ایک سرا باہر تھا، تو محض اس نلکی کے ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر نلکی کے ساتھ کوئی اور مادہ بھی شامل ہو، تو اس کو ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ **(مفطرات الصیام المعاصرۃ)**

مسئلہ: پیٹ کی صفائی کے لیے پیچھے کے راستہ سے جو دوا چڑھائی جاتی ہے، جس کو انیما کہا جاتا ہے، اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: بواسیر کے اندرونی مسوں پر مرہم یا دوا لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، مگر جو مسے باہر رہتے ہیں ان پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر بواسیر کے مسے دو تین انگل کے اندر ہوں اور دوا لگانا ناگزیر ہو تو ان پر کریم لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ تری کا اندر پہنچنا اس صورت میں روزے کو توڑ دیتا ہے جب تری پانچ چھ انگل پر پہنچ جائے، اس سے کم مقدار میں تری اندر پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور بواسیری مسے اتنے اندر نہیں ہوتے، بلکہ ایک دو انگل کے اندر ہوتے ہیں۔ تاہم ایسے مریض کو حتی الامکان احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

مسئلہ: خونی بواسیر میں روزے کے درمیان خون نکلے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: عارضی مانع حمل اشیا میں سے ایک لوپ ہے، جو عورت کی شرم گاہ میں چڑھایا جاتا ہے، چونکہ لوپ فرج میں غائب ہو جاتا ہے اور باہر کچھ نہیں رہتا، اس لیے اس کو روزے کی حالت میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ روزہ رکھنے سے پہلے سے یہ چڑھا ہوا تھا تو روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ **(رمضان اور جدید مسائل)**

مسئلہ: شوگر کے مریض افراد کی شوگر کا لیول طبّی تحقیق کے مطابق جب 60 یا 70 تک پہنچ جائے تو انہیں جان کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے، اس صورت میں ان کے لیے روزہ توڑنے کا حکم ہے، تاہم روزہ توڑنے کے بجائے اگر کوئی آدمی کسی شربت کی کلیاں کرتا ہے اور اس بات کا یقین ہو کہ شربت کے یا چینی کے ذرات وغیرہ حلق سے نیچے نہیں اترے تو اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ: انسولین چوں کہ کھال میں لگانے کا انجکشن ہے اور روزے کی حالت میں کھال یا گوشت وغیرہ میں انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے

روزے کی حالت میں انسولین لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا،اس لیے شوگر کے مریض روزے کی حالت میں انسولین لگا سکتے ہیں۔

مسئلہ : روزے کی حالت میں صمد بانڈ سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر ناک میں رکھ کر نشے کے طور پر سونگھی جائے تو عام طور سے اس کے ذرات دماغ تک پہنچ جاتے ہیں، اس لیے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر صمد بانڈ کو ناک میں ڈالے بغیر باہر سے ہی سونگھا جائے تو دیکھا جائے گا کہ اس کے ذرات ناک کے راستے سے اندر گئے یا نہیں ؟ اگر صمد بانڈ کے ذرات اندر چلے گئے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر باہر سے سونگھنے سے اس کے ذرات اندر نہیں گئے تو صرف سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن بہر حال باہر سے سونگھنے کی صورت میں بھی اس کے ذرات اندر چلے جانے کا احتمال موجود ہے، اس لیے صمد بانڈ سونگھنے سے روزہ بہر حال مکروہ ہو جائے گا ،چاہے ذرات اندر نہ بھی جائیں، لہٰذا روزے کی حالت میں ناک سے باہر صمد بانڈ رکھ کر سونگھنے سے بھی مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔

مسئلہ : لیکوریا کی مریضہ عورت روزے کی حالت میں اپنے خاص حصے میں کپاس کا ٹکڑا اس طرح رکھ لے کہ کچھ کپاس اندر ہو اور کچھ حصہ باہر رہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ اگر کپاس اس خاص حصے میں اس طرح چھپ جائے کہ باہر سے نظر نہ آئے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

## تراویح:

ہر عاقل، بالغ، مقیم مرد و عورت پر رمضان المبارک کے پورے مہینے کی ہر رات میں عشاء کے فرض پڑھ لینے کے بعد دو دو کر کے بیس رکعات کا

باجماعت یا اکیلے اکیلے نماز تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ بیس رکعات تراویح کے سنتِ موکدہ دو دو رکعت کر کے وتر سے پہلے پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔اگر کوئی شخص عشا کے فرض جماعت کے ساتھ نہ پڑھ سکے تو ایسا شخص پہلے عشا کے فرض علیحدہ سے پڑھ لے۔رمضان میں تراویح کے بعد وتر کی نماز باجماعت پڑھنا مسنون ہے۔ عورتوں کی تراویح کی جماعت، جس میں امام بھی عورت ہی ہو، ناجائزاور مکروہ تحریمی ہے۔(فتاویٰ شامی)

مسئلہ :تراویح اور تہجد دو الگ نمازیں ہیں اور ان کی رکعتوں میں فرق سنت سے ثابت ہے۔

## شب قدر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص لیلۃ القدر میں حالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے،اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کی آمد پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ماہ جو تم پر آیا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا وہ ساری خیر سے محروم رہا۔ اور اس رات کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے جو واقعتاً محروم ہو۔(سنن ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لیلۃ القدر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شب قدر کو جبرئیل امین علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں زمین پر اتر آتے ہیں،وہ ہر اس شخص کے

لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے بیٹھے (کسی بھی حال میں) اللہ کو یاد کر رہا ہو۔ (بیہقی، شعب الایمان)

## اعتکاف:

رمضان المبارک کے مہینے میں اعتکاف کی نیت سے بیس رمضان المبارک کے دن سورج غریب ہونے سے پہلے مسجد ہیں داخل ہونے سے یکم شوال کا چاند نظر آجانے کی اطلاع تک مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔ وہ تمام نیک کام جو مسجد کی حدود میں نہیں کیے جاتے جیسے جنازے میں شرکت، مریض کی عیادت وغیرہ اعتکاف میں بیٹھنے والے کو اعتکاف کے دوران ایسی تمام نیکیوں کا اجر ملتا رہتا ہے۔اعتکاف کرنے والا اس اعتکاف کی وجہ سے دوران اعتکاف بہت سارے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ دوران اعتکاف اگر اعتکاف کرنے والا شب قدر میں آرام بھی کر رہا ہو تو اُسے اس اعتکاف کی وجہ سے شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے۔ جو شخص عشرہ رمضان کا اعتکاف کرے اسے دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملتا ہے۔ (کنزالعمال جلد 8 صفحہ 243)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صرف ایک دن کا اعتکاف بھی کرے تو حق تعالیٰ شانہ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل فرمادیتے ہیں جن کی درمیانی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ (کنزالعمال جلد 8 صفحہ 244)

شریعت میں اس اعتکاف کو سنت مؤکدہ علی الکفایہ کہا جاتا ہے۔ لہٰذا ہر محلے کی ہر مسجد میں اس مسجد کے کسی بھی ایک نمازی پر اس سنت کا پورا کرنا لازم ہے جو بفضلہ تعالیٰ نبی ﷺ کے زمانے سے آج تک امت کی طرف سے متواترًا

جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت قائم و دائم رہے گا۔

اعتکاف کے عمل کی ادائیگی کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

۱ رمضان المبارک کے مہینے کا آخری عشرہ شروع ہونے والا ہو۔

۲ ایسی مسجد کا ہونا جس میں پنج وقتہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کا اہتمام ہوتا ہو۔

۳ بیس رمضان المبارک کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اعتکاف کرنے والا اعتکاف کی جگہ پر پہنچ جائے۔

۴ اعتکاف کرنے والے کے لیے اعتکاف کی مدت میں روزہ رکھنا ضروری ہے دن کے اوقات میں لازمی طور پر روزے سے ہو۔

۵ پورے عشرے میں شرعی حاجات کے علاوہ کسی بھی جائز کام کے لیے مسجد کی حدود سے نہ نکلے۔

## صدقۃ الفطر:

ہر عاقل، بالغ، صاحب مال جس کے پاس عید کے دن کی صبح صادق کے وقت اس کی ضروریات سے زائد اتنا مال ہو کہ اس سے ساڑھے باون تولہ (612.35 گرام) چاندی خریدی جاسکتی ہو، اس پر اس کے اور اس کی زیر کفالت افراد کی طرف سے فی کس ایک، ایک فطرہ ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: دقۃ الفطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوۃ لینے کے بھی مستحق ہوتے ہیں، یعنی: (۱) فقیر (۲) مسکین (۳) دینی طالب علم (۴) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۵) ایسا مقروض جس کے پاس قرض اُتارنے کے اسباب نہ ہوں۔ (۶) ایسا قیدی جس کے پاس اپنے اوپر لازم جرمانہ ادا کرنے کی

طاقت نہ ہو (۷) ایسا مسافر جو حالتِ سفر میں محتاج یا فقیر ہو گیا ہو۔ وغیرہ وغیرہ!

**عیدالفطر:**

روزوں کی تکمیل پر عیدالفطر منائی جاتی ہے۔ فطرہ ادا کرنے کے بعد عیدالفطر کی سب سے پہلی مشغولیت عید کی نماز ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور بطور شکرانہ ادا کی جاتی ہے۔

مسئلہ: عیدین یعنی عیدالفِطر اور بقرہ عید کی نماز واجِب ہے، مگر سب پر نہیں صِرف ان پر جن پر جمعہ واجِب ہے۔ عِیدین میں نہ اذان ہے نہ اِقامت۔ عیدالفِطر میں دیر کرنا اور عیدالاضحیٰ جلد پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: مسجد میں عید کی نماز پڑھنا خلافِ سنت ہے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت یہ رہی ہے کہ عید کی نماز آبادی سے باہر کھلی جگہ میں ادا فرماتے تھے، خلفائے راشدینؓ کا بھی اسی پر عمل رہا ہے۔ اسی لیے علما نے بغیر کسی عذر کے مسجد میں عید کی نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

مسئلہ: عید کی نماز سے پہلے مسواک کرنا، غسل کرنا، خوشبو استعمال کرنا اور اچھے سے اچھا کپڑا پہننا چاہیے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عید کے لیے پیدل جایا جائے۔

مسئلہ: عیدالفطر کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ آواز سے یہ تکبیر (اللہ اکبر،اللہ اکبر،لا الہ الا اللہ واللہ اکبر،اللہ اکبر وللہ الحمد) پڑھتے رہنا چاہیے۔

مسئلہ: عید کی نماز کی نیت اس طرح کرے۔"نیت کی میں نے دو رکعت نماز

واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی ،ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اس امام کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثناپڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔

پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے۔

پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھیں کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں ہے وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں۔ جب چوتھی تکبیر پر ہاتھ باندھ لے تو امام اعوذ باللہ و بسم اللہ آہستہ پڑھ کر زور سے الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع کر کے ایک رکعت پوری کرے۔جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو پہلے الحمد اور سور پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہیں:

تین تکبیریں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع کی تکبیر سے پہلے اور چھ تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح پڑھنے کے برابر سکتہ کرے۔

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔ جمعہ کے خطبے میں جو چیزیں سنت ہیں وہ عیدین کے خطبے میں بھی سنت ہیں اور جو باتیں جمعہ کے خطبے میں مکروہ ہیں وہ

عیدین کے خطبے میں بھی مکروہ ہیں۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے: ایک یہ ہے کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے قبل خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبے سے قبل نو بار، اور دوسرے خطبے سے قبل سات بار، اور ممبر سے اترنے سے پہلے چودہ بار، اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (مجمع الزوائد)۔

وما توفیقی إلا باللہ

## دارالتصنیف والتحقیق (ریسرچ اینڈ ریسورس سینٹر)

- اس شعبے کے قیام کا مقصد جہاں دیگر تصنیفی خدمات ہیں وہیں ایک ایسی شاہکار تفسیر کی تیاری اور اشاعت ہے جو عوام الناس کو عام فہم اسلوب میں پیغامِ الٰہی سے روشناس کرا سکے، الحمدللہ! تفسیر ''روح القرآن'' اسی شعبے کے تحت جامعہ کے رئیس حضرت مفتی محمد نعیم صاحب رحمہ اللہ کی نگرانی میں تیار ہو رہی تھی جواب ان کے جانشین مولانا ڈاکٹر نعمان نعیم کی نگرانی میں اختتامی مراحل میں داخل ہو چکی ہے، الحمدللہ اس تفسیر کو اہل علم طبقے کے ساتھ ساتھ عوام الناس میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی ہے اور جید علمائے کرام نے اسے پسند فرمایا ہے۔

- شعبۂ دارالتصنیف کے تحت دیگر نصابی اور غیر نصابی کتب بھی زیر طبع ہیں اور مختلف زبانوں میں بہت سی کتب شائع ہو چکی ہیں، اس شعبہ کے تحت ماہانہ موضوعاتی رسائل کا سلسلہ بھی چل رہا ہے، جسکی اشاعت ہر ماہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

- ماہانہ سلسلہ وار اصلاحی رسائل کی تعداد:

## 160 اس شعبہ کے تحت شائع ہونے والی اہم تصنیفات:

1- تفسیر روح القرآن 8 جلد مکمل 2- خمیری مسلمان 3- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 4- نماز (سوالاً جواباً) 5- تفسیر دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہؓ میں 6- تفسیر سورہ یاسین 7- فضائل قرآنِ عظیم 8- مستشرقین (تعارف، افکار و عزائم)

# آئیں! اصلاحِ اُمت کے مشن کا حصہ بنیں!

جامعہ بنوریہ عالمیہ اپنے قیام سے لے کر اب تک الحمدللہ دینی خدمات کے ساتھ ساتھ وقت کی فکری اور عملی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریری میدان میں بھی امت کی راہ نمائی کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے۔ اس مبارک سلسلے کا آغاز "ماہنامہ البنوریہ" سے ہوا تھا، اس کے بعد "ہفت روزہ اخبار المدارس" کی اشاعت کے ذریعے اس سلسلے کو وقت کے تقاضوں سے ہم کیا گیا۔ پھر ضرورت اس بات کی محسوس کی گئی کہ ہر مہینے کی مناسبت سے امت کی فکری وعلمی راہ نمائی کی جائے تاکہ وہ عمل وکردار کی راہوں میں کامیابی سے اپنا سفر جاری رکھ سکے۔ چنانچہ شعبہ تصنیف وتحقیق کے تحت درج ذیل نظم قائم ہے:

## سلسلہ اصلاحِ اُمت (ماہانہ رسائل)

یہ سلسلہ 2011ء سے تاحال پوری کامیابی سے جاری ہے۔ یہ رسائل کثیر تعداد میں شائع ہو کر ممبران کو بذریعہ ڈاک بھجوائے جاتے ہیں اور کراچی کی نمایاں مساجد، لائبریریز، ہسپتالوں اور عوامی انتظار گاہوں میں بھی رکھے جاتے ہیں۔

## سہ ماہی مجلہ "التجدید"

اس کے علاوہ ہر تین ماہ بعد ایک وقیع فکری مجلہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ بروقت اشاعت، طباعت اور فوری ترسیل کے اخراجات پورے کرنے کے لیے مالی تعاون ناگزیر ہے۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ حسب توفیق (ماہانہ، سہ ماہی یا سالانہ بنیاد پر) تعاون فرمائیں۔

## ماہانہ ممبرشپ: صرف 3000 روپے

(کم زیادہ بھی دے سکتے ہیں۔)

تمام ممبران کو ماہانہ رسائل اور سہ ماہی مجلہ مستقل بنیادوں پر بذریعہ ڈاک ارسال کیے جاتے ہیں۔

**آپ کا تعاون صدقہ جاریہ اور آنے والی نسلوں کی دینی تربیت میں معاون ثابت ہوگا۔**

ٹیلیفون: 021-32575228_021-32575229

موبائل/واٹس ایپ: 03222-2394550 (مولانا محمد جنید صاحب)